# سودی پارٹنرشپ کا حکم

ریفرینس نمبر:IEC-0276 تاریخ:29-06-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم نے ایک شخص کو انویسٹمنٹ کے لیے 5 لاکھ روپے دیے، اور اس نے ہم سے طے کیا کہ وہ 5 لاکھ روپے کا 8 سے 12 فیصد تک ہر ماہ بطور منافع دینے کا پابند ہوگا۔ نیز یہ بھی طے کیا کہ کسی بھی نقصان کی صورت میں فریق اول انویسٹر کو نقصان کے بعد 90 دن کے اندر انویسٹ کی گئی مکمل رقم دینے کا پابند ہوگا۔ نیز یہ بھی طے کیا کہ فریق اول انویسٹر کو 24 سے 28 ماہ کے عرصے میں اصل رقم کا 180% سے 200% تک منافع دینے کا پابند ہوگا۔ ان شرائط کے ساتھ ہم نے یہ رقم اس کو دیدی، لیکن کسی نے ہماری توجہ دلائی کہ اس طریقہ سے کام کی شرعی رہنمائی لے لو، یہ طریقہ درست نہیں۔ لہذا آپ یہ رہنمائی فرمادیں کہ اس طریقہ کار میں کوئی شرعی خرابی ہے یا نہیں؟

**نوٹ:** سائل نے بتایا کہ ہم نے یہ کام شروع کردیا تھا لیکن کسی کے توجہ دلانے پر ہم نے فی الحال یہ کام موقوف کردیا ہے، رہنمائی اس لیے لے رہے ہیں تاکہ اس طرح کا کام کرنے کا حکم تحریری صورت میں آجائے اور آئندہ اس طرح کی غلطیاں ہم سے نہ ہوں اور دیگر افراد کی بھی اس فتوی کی روشنی میں اصلاح کی جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب**

پوچھی گئی صورت میں مذکورہ شخص کا انویسٹمنٹ لینے اور اس پر منافع دینے کا طریقہ شراکت داری (partnership) نہیں بلکہ خالص سودی طریقے پر مشتمل ہے لہذا ان شرائط کے ساتھ مذکورہ کمپنی میں انویسٹمنٹ کرنا اور اس سے پرافٹ حاصل کرنا، ناجائز و حرام ہے۔ فریقین پر لازم ہے کہ فوراً اس سودی معاہدے (Interest Based Contract) کو ختم کریں اور اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کریں اور اب تک نفع کی مد میں جو رقم حاصل کی ہے، انویسٹر پر لازم ہے کہ وہ رقم بلانیت ثواب کسی شرعی فقیر کو صدقہ کردے بلکہ بہتر ہے کہ فریق اول کو واپس کردے۔

مسئلے کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ سوال میں ذکر کی گئی تفصیلات کے مطابق جب یہ بات طے ہے کہ انویسٹر کو ایک مخصوص مدت کے بعد اس کی اصل رقم مکمل واپس مل جائے گی تو اس سے یہ بات واضح ہے کہ یہ رقم بطور شرکت نہیں

دی جارہی بلکہ بطور قرض دی جارہی ہے کیونکہ کسی کو کوئی چیز اس لیے دینا کہ بعد میں وہ اس کی مثل واپس کرے، ''قرض'' کہلاتا ہے، اسی قرض کی وجہ سے فریق اول انویسٹر کو ہر ماہ پروفٹ دے رہا ہے حالانکہ قرض پر ملنے والا مشروط نفع سود ہوتا ہے اور سود کا لین دین کرنا حرام وسخت گناہ ہے۔

نیز بالفرض اس کو کاروباری شراکت مان بھی لیا جائے تو نفع دینے کا جو طریقہ کار مقرر کیا گیا ہے وہ بھی شرکت کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے کیونکہ شرکت میں ہر فریق کا نفع فیصد کے اعتبار سے طے ہونا ضروری ہے ورنہ شرکت فاسد قرار پاتی ہے۔

قرض کی تعریف بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ''شرعاً: ما تعطیه من مثلی لتتقاضاه۔'' یعنی: کسی شے کو اس غرض سے دینا کہ واپس اسی کی مثل حاصل کیا جاسکے شرعی اعتبار سے قرض کہلاتا ہے۔

**(درمختار، جلد07، صفحہ406، مطبوعہ کوئٹہ)**

قرض پر مشروط نفع سود ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے: ''کل قرض جر منفعة فهو وجه من وجوه الربا'' یعنی: ہر وہ قرض جس سے نفع حاصل کیا جائے وہ سود کی صورتوں میں سے ایک صورت ہے۔

**(السنن الکبری للبیہقی، جلد5، صفحہ573، مطبوعہ بیروت)**

سود کے متعلق صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا، ومؤكله، وكاتبه، وشاهديه''، وقال: ''هم سواء۔'' یعنی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سود کی تحریر لکھنے والے اور سود کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا کہ یہ سب برابر کے شریک ہیں۔

**(صحیح مسلم، جلد3، صفحہ1219، مطبوعہ بیروت)**

شرکت کی شرائط ذکر کرتے ہوئے بدائع الصنائع میں ہے: ''(ومنها): ان يكون الربح معلوم القدر، فان كان مجهولا تفسد الشركة'' یعنی: ان میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ نفع کی مقدار معلوم ہو، اگر نفع کی مقدار مجہول ہو تو شرکت فاسد ہوگی۔

**(بدائع الصنائع، جلد06، صفحہ59، مطبوعہ بیروت)**

سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے ایک سوال ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں

”اس وقت زید سے بکر نے کہا کہ اگر اس وقت پندرہ سو روپے دو تو میں لے لوں اور تجارت میں لگادوں اور چار سال میں اگر روپیہ ادا ہوا تو منافع لوں گا“ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جوابا ارشاد فرمایا: ”صورت مستفسرہ میں وہ منافع قطعی سود اور حرام ہیں حدیث میں ہے: ”کل قرض جر منفعۃ فھو ربا“ قرض سے جو نفع حاصل کیا جائے وہ سود ہے۔“

**(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 561، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)**

اسی طرح کی ایک کمپنی میں انویسٹمنٹ کے متعلق امام اہلسنت سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ: ”شرکت کا مقتضٰی یہ ہے جیسے نفع میں سب شریک ہوتے ہیں نقصان ہو تو وہ بھی سب پر ہر ایک کی مال کی قدر پڑے۔۔۔ یہاں اگر نقصان ہو اجب بھی ان حصہ داروں کو اس سے غرض نہ ہو گی وہ اپنے ہزار روپے لے چھوڑیں گے، یہ شرکت ہوئی یا غصب، اصل مقتضاء شرکت عدل و مساوات ہے۔۔۔ بہر حال یہاں نہیں مگر صورت قرض، اور اس پر نفع مقرر کیا گیا، یہی سود ہے اور یہی جاہلیت میں تھا۔“

**(فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 272-273، مطبوعہ رضافاؤندیشن، لاہور، ملتقطا)**

امام اہلسنت اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ شریف میں سود اور دیگر مال حرام سے براءت حاصل کرنے سے متعلق فرماتے ہیں: ”جو مال رشوت یا تغنی یا چوری سے حاصل کیا اس پر فرض ہے کہ جس جس سے لیا اُن پر واپس کردے، وہ نہ رہے ہوں اُن کے ورثہ کو دے، پتا نہ چلے تو فقیروں پر تصدق کرے، خرید و فروخت کسی کام میں اُس مال کا لگانا حرام قطعی ہے، بغیر صورت مذکورہ کے کوئی طریقہ اس کے وبال سے سبکدوشی کا نہیں۔ یہی حکم سود و غیرہ عقودِ فاسدہ کا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں جس سے لیا بالخصوص انہیں واپس کرنا فرض نہیں بلکہ اسے اختیار ہے کہ اسے واپس دے خواہ ابتداء تصدق کردے۔۔۔ ہاں جس سے لیا انہیں یا ان کے ورثہ کو دینا یہاں بھی اولی ہے۔“

**(فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 551، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن لاھور، ملتقطا)**

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــہ**

**ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی**

**22 ذو الحجۃ الحرام 1445ھ 29 جون 2024ء**



نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔

دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ

Email:appointment@iecdawateislami.com